

مفتی محمد عباس شوستری کے یوم پیدائش کے موقع پر سیمینار

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان کے فارسی زبان کے شعراء میں مفتی صاحب کم اہمیت کے حامل نہیں ہیں علامہ محمد عباس صاحب جہاں مفسر اور فقیہ تھے وہیں ایک اعلیٰ پایے کے عربی اور فارسی کے شاعر بھی تھے۔ ان کی خدمات کے شایان شان تحقیقی کام آج تک نہیں ہوا۔ انھوں نے مفتی صاحب کے دو شعر جو انھوں نے اپنے شہرہ آفاق اساتذہ سلطان العلماء آیت اللہ العظمیٰ سید محمد رضوان مآب اور آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء سید حسین علیہین مکان کے لئے کہے تھے پیش کئے:

در عرب یا در عجم در علم و حسن خلق کس نمی گوید کہ در آفاق ہمسر داشتند

☆☆☆

امامیہ کے در کشور اجتہاد چو او مادر دہر ہرگز نہ زاد
اس موقع پر مفتی محمد عباس کی حیات سے متعلق فارسی، اردو اور انگریزی زبان میں تین کتابوں کا اجراء ہوا۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر تقی علی عابدی اور ڈاکٹر ارشد جعفری نے کی۔ آخر میں ایرانی مہمان ڈاکٹر قاسم مرادی نے اپنے ملک کی جانب سے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بعد نظر مفتی محمد عباس صاحب اور ان کے کارناموں سے متعلق افاضل نے مقالے پیش کئے۔

معروف عالم دین مفتی محمد عباس شوستری مرحوم کی پیدائش کے دو سو برس مکمل ہونے پر لکھنؤ یونیورسٹی کے اورینٹل عربک اینڈ پرشین شعبہ کی جانب سے یومیہ سیمینار منعقد کیا گیا۔ ایرانی کلچر ہاؤس، نئی دہلی کے تعاون سے ڈی۔ پی۔ اے۔ ہال میں منعقدہ اس سیمینار میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے ایران سے آئے ہوئے ڈاکٹر غلام رضا مہدوی، ڈاکٹر کریم نجفی اور قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب شریک ہوئے۔ مقررین نے اس موقع پر مفتی محمد عباس شوستری کی حیات اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ سیمینار کا آغاز قاری محمد مسلم نے کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر تقی علی عابدی نے مفتی محمد عباس شوستری کی نعت پیش کی۔ سیمینار کا آغاز لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اے۔ ایس۔ برار کے خطاب سے ہوا۔ انھوں نے ایران سے آئے مہمان ڈاکٹر غلام رضا مہدوی و دیگر مہمانوں بشمول قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی، مولانا حمید الحسن اور پروفیسر انیس اشفاق کا خیر مقدم کیا۔ وائس چانسلر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں اپنے پڑھنے کو یاد رکھنا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ ادب ہر زمانے میں ایک ہی جیسا رہتا اور پڑھنے پڑھنے والا اسے اپنی ہی زبان یا خیال تصور کرتا ہے۔

پروفیسر انیس اشفاق صاحب نے اپنی کلیدی خطبہ میں مفتی محمد عباس شوستری کی حیات اور خدمات پر پرمغز بحث کی۔

علی گڑھ میں حضرت غفران مآب اور شیعہ علماء کے خدمات پر سیمینار

مسلم فرقوں کے درمیان رابطہ کی کمی ہے وہ ایک دوسرے بارے میں نہیں جانتے کہ اسلامی ثقافت اور سائنس کی ترقی میں کس کا تعاون رہا ہے انھوں نے کہا کہ شیعہ حضرات نہیں جانتے کہ سنی حضرات کا کیا تعاون ہے اور سنی حضرات نہیں جانتے کہ شیعہ حضرات کا کیا تعاون ہے انھوں نے کہا کہ سرسید کو مالی تعاون فراہم کرانے والوں کی فہرست سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شیعہ حضرات نے کس طرح ان کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا بعد کے سیشنوں میں مختلف مقالہ نگار حضرات نے مختلف عناوین پر مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر شاہ وہیم نے سید العلماء کا اردو اسلوب نگارش، مولانا رضا عباس صاحب نے سید العلماء اور خدمات علم کلام، مولانا تقی رضا برقی نے حضرت غفران مآب کے تصانیف کا تعارف، مولانا طیب رضانی نے سید العلماء کی تفسیر نگاری، محترمہ بنت زہراء کا مقالہ ہندوستان میں اردو کے پہلے مفسر قرآن آیت اللہ سید علی ابن حضرت غفران مآب، حافظ خورشید علی نے م۔ ر۔ عابد کا مضمون ”سید العلماء شخصی مرثیوں کے حوالے سے“ اور مولانا اسد علی نے حضرت غفران مآب اور ان کے پانچ شہرہ آفاق فرزندوں پر مقالہ پیش کیا۔ سیمینار کے آخر میں تھیلو جی نیکیٹی کے ڈین پروفیسر مسعود عالم قاسمی اور سیمینار کے کوارڈینیٹر پروفیسر علی محمد نقوی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جمہوری اسلامی ایران ”کلچر ہاؤس“ اور شعبہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیر اہتمام علی گڑھ یونیورسٹی میں بعنوان ”آیت اللہ غفران مآب اور شیعہ علماء کا اسلامک سائنس کے فروغ میں تعاون“ سیمینار منعقد ہوا جس میں ہندو ایران کے اسکالرس نے شرکت کی۔ اس سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس میں حافظ حامد میاں مسلم یونیورسٹی نے تلاوت فرمائی، نظامت کے فرائض پروفیسر شاہ وہیم صاحب نے انجام دیئے۔ سیمینار کے پہلے سیشن میں آیت اللہ غفران کے حیات اور کارنامے پر لکھی گئی کتاب کا رسم اجراء وائس چانسلر پروفیسر بی۔ کے۔ عبدالعزیز اور ڈاکٹر کریم نجفی کلچرل کونسلر جمہوری اسلامی ایران نے کی۔ ڈاکٹر کریم نجفی نے کہا کہ اس وقت ایسے طریقہ تعلیم کو اپنانے کی ضرورت ہے جو مختلف مذاہب اور فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاسکے انھوں نے ہندوستان اور ایران کے آپسی تعلقات کی تاریخ تین ہزار سال قدیم بتائی۔ انھوں نے آیت اللہ العظمیٰ سید ولد علی غفران مآب کی حیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ وائس چانسلر بی۔ کے۔ عبدالعزیز نے کہا کہ سرسید کے زمانے سے ہی شیعہ و سنی دینیات کی پڑھائی کا نظم ہے انھوں نے کہا کہ مسلم دانشور اسلام کی سائنس اور سیکولر شیعہ پیش کریں۔ نیشنل سیمینار کے کوارڈینیٹر پروفیسر علی محمد نقوی نے کہا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ مختلف مسلم مذاہب بلکہ